تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم ۲۷ جنوری تا ۲ فروری ۲۰۰۰ء مدیر : حافظ عاکف سعید

”بنیاد پرستوں“ اور ”بنیاد پرستی“ کے خلاف امریکہ کی عالمی مہم

اسلامی ذہن و اعتقاد، فکر و نظر اور مسلم معاشرہ و ماحول کو تاریخ کے مختلف وقفوں میں بہت سی انتشار انگیز اور گمراہ کن یا تشکیکی تحریکوں اور دعوتوں کا سامنا کرنا پڑا جن میں اعتزال اور خلق قرآن کا عقیدہ، فلسفہ یونان سے حد سے بڑھی ہوئی مرعوبیت اور اس کے مطابق دین کے حقائق و عقائد کی تاویل و تشریح، پھر دور آخر میں مغربی فلسفہ اور مغربی تہذیب سے مرعوبیت، اس کے سامنے سپر اندازی اور اس کے مطابق دین اور بعض اوقات قرآن کی تفسیر و تاویل، پھر آخر میں الحاد و لادینیت کا رجحان جو جدید تعلیم یافتہ اور مغربی اقتدار کے اثر سے بہت سے مسلم ممالک اور جدید تعلیم یافتہ طبقوں میں پیدا ہوا۔

لیکن ان میں سے کوئی چیز (اپنی وقتی اور مقامی سحر انگیزی اور دلکشی کے باوجود) اسلام کے وجود و بقا کے لئے خطرہ اور اس کو زندگی سے خارج کرنے اور ہر طرح کے اثر اور کامیابی سے محروم کرنے کے لئے ایک گہری سازش یا پورے عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت نہیں رکھتی تھی، جتنی امریکہ سے اٹھنے والی بنیاد پرستی یا اور بنیاد پرستوں کے خلاف نعرہ، جدوجہد اور ایک منصوبہ بند عالمگیر تحریک و دعوت ہے، جس میں یہودی دماغ، امریکہ اور یورپ کا دینی و علمی اور فکری و دعوتی سطح پر احساس کہتری، اسلام کے دائرہ کی وسعت اور خود مغرب میں اس کی اشاعت و مقبولیت کا خطرہ اور آخر میں روس کے انقلاب کے بعد اسلام ایک طاقتور اسلامی دنیا کا (جس میں اسلام کے احیاء اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ پایا جاتا ہے، اور اس میں دنیا کے سامنے ایک سحر انگیز نمونہ پیش کرنے کی صلاحیت ہے) مادہ پرست مغرب کے خلاف ایک طاقتور محاذ بن جانے کا خطرہ شامل ہے، اس کا اصل محرک ہے۔

یہ تحریک جو نشر و اشاعت کے ذرائع، ترغیب و ترہیب، سیاسی و فوجی رشوتوں، وفود کی آمد و رفت، بین الاقوامی مجلسوں اور سب سے بڑھ کر خود اسلامی ملکوں کو اس طبقہ سے خوفزدہ کرنے کے ذریعہ جو ان اسلامی ملکوں میں اسلام کو زندگی میں داخل کرنے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتا ہے، پہنچائی اور پھیلائی جا رہی ہے، اور خود مسلم و عرب ممالک میں صاحب اقتدار طبقہ، نظام تعلیم اور صحافت و اشاعت کے ذرائع پر قابو رکھنے والے طبقہ میں یہ ہراس پیدا کیا جا رہا ہے، کہ اگر یہ اسلام پسند طبقہ (جس کیلئے ”بنیاد پرست“ کی اصطلاح ایجاد کر لی گئی ہے) کامیاب اور حاوی ہو گیا تو یہ حکومتوں اور رہنما اداروں کیلئے پیغام موت ہو گا، ان کو ہر طرح کے اقتدار اور نفوذ و اثر سے محروم ہونا پڑے گا، بلکہ ان کو ان ملکوں میں زندگی گزارنی بھی مشکل ہو جائے گی، جہاں وہ سیاہ سپید کے مالک اور مطلق العنان حاکم ہیں۔

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی کتاب ”کاروان زندگی، حصہ پنجم“ سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ خطابِ جمعہ 2

☆ تجزیہ 4

☆ دورۂ ترجمہ قرآن 6

☆ قرضوں کی جنگ (٦) 9

☆ کاروانِ خلافت 10

☆ فوجی حکومت کا جائزہ 12

☆ متفرقات ✺

معاونین برائے مدیر :

☆ فرقان دانش خان

☆ مرزا ایوب بیگ

☆ نعیم اختر عدنان

☆ سردار اعوان

نگران طباعت :

☆ شیخ رحیم الدین

پبلشر : محمد سعید اسعد

طابع : رشید احمد چوہدری

مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور

مقام اشاعت : 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور

فون : 3-5869501 فیکس : 5834000

سالانہ زرِ تعاون -/175 روپے

سی ٹی بی ٹی کے حوالے سے پاکستان آج محاورتاً نہیں حقیقتاً ایک دوراہے پر کھڑا ہے

بھارت دستخط کرے یا نہ کرے پاکستان کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرنے چاہئیں

امریکی ایجنڈے پر عمل کی صورت میں دینی عناصر اور فوجی قیادت میں محاذ آرائی نہیں ہوگی فوج بھی دو حصوں میں بٹ جائے گی

پرویز مشرف نے اسی جرأت کا مظاہرہ نہ کیا جیسا کارگل کے موقع پر کیا تھا تو بے نظیر اور نواز شریف کی طرح وہ بھی قصہ پارینہ ہو جائیں گے

ملک میں غیر سودی نظام معیشت فی الفور نافذ کیا جائے اور بیرونی قرضوں پر بھی سود دینے سے انکار کر دیا جائے

اگر ہم پر پابندیاں لگادی گئیں تو یہ ہمارے لئے بہت مبارک ثابت ہوں گی

نیو ورلڈ آرڈر اور نئے عالمی نیوکلیائی ومالیاتی استعمار کے خلاف اعلانِ بغاوت

مسجد دارالسلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۲۱/ جنوری ۲۰۰۰ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

حضرات! ویسے تو ہر فرد اور قوم کا انفرادی یا اجتماعی سطح پر ہر لمحہ ایک امتحان کا لمحہ ہوتا ہے کہ اسے ہر لحظہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ ایک راہ اختیار کرے یا دوسری' لیکن فی الواقع پاکستان آج محاورتاً نہیں حقیقتاً ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ وہ مسئلہ جس نے پاکستانی قوم کے لئے ایک امتحان کی شکل اختیار کرلی' یہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کئے جائیں یا نہ کئے جائیں۔ اس حوالے سے قوم واضح طور پر دو حصوں میں بٹ چکی ہے۔ ایک طرف سیکولر مزاج دانشور اور سوسائٹی کا وہ طبقہ ہے جو محض مادی حقائق پر نظر رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہے۔ یہ لوگ دنیاوی اعتبار سے عقلمند اور سمجھدار (Worldly Wise) کہلاتے ہیں۔ ان کے نزدیک پاکستان بھی دنیا کی دوسری اقوام کی طرح بس ایک قومی ریاست (Nation State) ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کا کوئی امتیازی مقام ان کے ذہنوں میں ہے نہ وہ پاکستان کے Genesis کو ملحوظ رکھتے ہیں کہ یہ کس طریقے سے وجود میں آیا ہے؟ اس کے قیام کا پس منظر کیا تھا؟ لہٰذا دنیا میں کے موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اور جغرافیائی اور علاقائی اعتبار سے فی الواقع پاکستان کی جو حیثیت ہے اسے مد نظر رکھتے ہوئے اس طبقے کی رائے یہ ہے کہ پاکستان کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دینے چاہئیں' اس میں کوئی قباحت نہیں ہے' کوئی خرابی نہیں ہے۔ لہٰذا ان کی طرف سے اسی کے لئے دلائل دیئے جارہے ہیں۔ پوری سرکاری مشینری بھی اس کام کے لئے فضا ہموار کرنے کی غرض سے حرکت میں آچکی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک تو ایٹمی دھماکہ بھی غلط تھا۔ یہی لوگ اس وقت بھی کہتے تھے کہ ہمیں کوئی بڑا فائدہ حاصل کرکے ایٹمی دھماکے سے باز رہنا چاہئے مثلاً ہمارے قرضے معاف ہو جائیں اور دھماکہ نہ کیا جائے تو یہ ہمارے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔ بظاہر اس وقت ان کے یہ دلائل بہت وزنی تھے۔ آج بھی ان لوگوں کے نزدیک سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے ہی میں پاکستان کی عافیت اور بقا ہے۔

دوسری طرف کی رائے اس معاملے میں اس کے بالکل برعکس ہے۔ تمام دینی ومذہبی جماعتیں اور ملک کا ایک مخصوص طبقہ جو ویسے تو دینی ومذہبی اعتبار سے اپنی شناخت نہیں رکھتا لیکن پاکستان کی نظریاتی اساس سے گہری وابستگی رکھنے والا طبقہ شمار ہوتا ہے ـــــــ ان میں روزنامہ نوائے وقت' جنرل (ر) حمید گل اور ایک ایٹمی سائنسدان سلطان بشیرالدین محمود کا نام سرفہرست ہے۔ (سلطان بشیرالدین محمود اس ملک کے پہلے شہید سی ٹی بی ٹی ہیں جنہیں نواز حکومت کے دور میں سی ٹی بی ٹی کی مخالفت پر اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں) ـــــــ یہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ سی ٹی بی ٹی پر ہرگز دستخط نہ کئے جائیں۔ اگرچہ تاحال ان دینی جماعتوں یا اس طبقے میں اتحاد کی کوئی شکل پیدا نہیں ہوئی لیکن یہ معاملہ جوں جوں آگے بڑھے گا ان میں لازماً اتحاد پیدا ہوجائے گا۔ بہرکیف ہمارے معاشرے میں اس اہم معاملے کے ضمن میں واضح تقسیم (Clear Polarisation) نظر آتی ہے۔

اصل مسئلہ کیا ہے؟

اول الذکر طبقے کے نقطۂ نظر کی اساس یہ ہے کہ اپنے آپ کو امریکہ کے ساتھ باندھے رکھو تاکہ اس کی سپورٹ اور مدد حاصل رہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے نقشے کی تکمیل میں اس کے ساتھ بھرپور تعاون کرو۔ اسی طرح عالمی مالیاتی استعمار یعنی ورلڈ بنک' آئی ایم ایف اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے تقاضے پورے کرتے رہو۔ اس کے علاوہ اب جو ایک عالمی نیوکلیائی استعمار بھی وجود میں آگیا ہے جس میں امریکہ' برطانیہ' فرانس' روس اور چین شامل ہیں اس کے مطالبات کے سامنے بھی گھٹنے ٹیک دو!! ـــــــ یہ نیا نیوکلیائی استعمار دراصل دنیا پر اپنا ایک نیا امپیریلزم ٹھونسنا چاہتا ہے۔ ان کے نزدیک نیوکلیر انرجی یا نیوکلیر ہتھیار بنانا صرف ان کا حق ہے۔ دنیا میں کوئی اور اس میدان میں قدم نہ رکھے۔ اس میں صرف وہ بھارت کے لئے کچھ نرمی کرنے کو تیار ہیں اور اس خطے میں چین کے مقابلے کے لئے وہ بھارت کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ البتہ پاکستان

کانیوکلیئر پروگرام ان کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے اور وہ کسی صورت اسے قبول کرنے کو تیار نہیں۔

بہرحال ایک رائے یہ ہے کہ "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کے مصداق انہی عالمی طاقتوں اور مالیاتی اداروں کے ساتھ لگے رہو' بندھے رہو۔ شاید یہ کوئی مدد کر دیں' ملکی معیشت کو سہارا دے دیں' مسئلہ کشمیر حل کرا دیں۔ حالانکہ ماضی میں امریکہ نے ہمیں دھوکے کے سوا اور کیا دیا ہے؟ علامہ اقبال کا یہ شعر ہماری اس حالت پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ ؎

میرا یہ حال بوٹ کی نو چاٹتا ہوں میں
ان کا یہ حکم دیکھ مرے فرش پر نہ رینگ

دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ امریکہ نیوکلیئر پروگرام رول بیک کرانے کا جو کام مسلم لیگ یا بے نظیر حکومت سے اس لئے نہ کرا سکا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی سب سے بڑی محافظ فوج تھی' اب وہ ایک چال کے ذریعے یہی کام پاکستانی افواج سے لینے کی راہ ہموار کر چکا ہے اور نوبت یہاں تک آ چکی ہے کہ امریکہ نے جہادی تحریکوں کے خاتمہ' بحالی جمہوریت کا طریق کار' وسیع تر اقتصادی اصلاحات' سی ٹی بی ٹی پر دستخط اور تمام پاکستانی شہریوں کے سیاسی' مذہبی و اقتصادی حقوق کی آزادی کا پانچ نکاتی ایجنڈا حکومت کو دے دیا ہے۔ جس پر عملدرآمد کے لئے موجودہ فوجی حکومت بظاہر پورے طور پر آمادہ نظر آتی ہے۔ شاید اسی کا مظہر ہے کہ امریکہ کے اشارے پر تمام ملک یکے بعد دیگرے ہمارے قرضے ری شیڈول کر رہے ہیں۔ اس ایجنڈے میں تمام نکات ہی معنی خیز ہیں۔ لیکن تمام شہریوں کی آزادی کا مطالبہ انتہائی غور طلب اور دور رس نتائج کا حامل ہے۔ اس لئے کہ قادیانی بھی پاکستان کے شہری ہیں۔ اس آزادی کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ سوال اٹھایا جائے گا کہ انہیں غیر مسلم کیوں قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح مغربی دنیا کی خواہش ہے کہ عیسائیوں کو کھلی اجازت دی جائے کہ وہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے پھریں۔ گویا امریکی ایجنڈے کی رو سے تمام شہریوں کے حقوق کی آزادی کا مطلب توہین رسالتؐ کے قانون کا خاتمہ اور قادیانیوں کو مراعات دینا ہے۔

حال ہی میں امریکی صدر کے جوہری عدم پھیلاؤ کے مشیر اعلیٰ جان ہالم کا ایک بیان اخبارات میں آیا ہے کہ "ہم نے پاکستان اور بھارت کے ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کے لئے دو نکاتی منصوبہ بنایا ہے۔ اس منصوبے کی رو سے پہلے مرحلے میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے لئے صدر کلنٹن کے دورۂ جنوبی ایشیاء کے دوران دونوں ممالک پر دباؤ ڈالا جائے گا۔ جبکہ دونوں ممالک کو نیوکلیئر ڈیٹرنٹ' میزائلوں اور نیوکلیائی ہتھیاروں کو تیار حالت میں رکھنے کی اجازت دے دی جائے گی مگر نئے تجربات کی اجازت نہ ہو گی۔ دوسرے مرحلے میں پاکستان اور بھارت کو غیر جوہری طاقت کے طور پر این پی ٹی پر دستخط کے لئے دباؤ ڈالا جائے گا۔" اس اعتبار سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرانا گویا امریکہ کا پہلا ہدف ہے جبکہ دوسرا اور آخری ہدف ایٹمی صلاحیت سے محروم کر دینا ہے۔ اگرچہ اس بیان میں بھارت اور پاکستان کو ایک ہی پلڑے میں ظاہر کیا گیا ہے لیکن جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں حقیقت میں ایسا نہیں ہے' یہ دباؤ صرف پاکستان کے لئے ہے۔ حال ہی میں یہ بھی کہا جا چکا ہے کہ "اب امریکہ کے نزدیک بھارت اور پاکستان برابر نہیں ہیں کیونکہ کولڈ وار کا دور گزر چکا جب امریکہ کو روس کے مقابلے کے لئے پاکستان کی ضرورت تھی۔ لہٰذا اب پاکستان کو اپنی علاقائی و جغرافیائی حیثیت کے مطابق بھارت سے دب کر رہنا ہو گا۔" یہ بیان بھی آ چکا ہے کہ "ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بھارت ایٹمی طاقت ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھارت کا حق ہے کہ وہ اپنے تحفظ کے لئے جتنے چاہے ایٹمی ہتھیار بنائے۔" مزید برآں بھارت کو سیکیورٹی کونسل کی مستقل رکنیت دلانے کی بھی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی طرح پابندیاں اگر اٹھائی گئی ہیں تو صرف بھارت پر سے اٹھائی گئی ہیں۔ لیکن افسوس! ہمارے ملک میں ایک طبقہ اس سب کے باوجود یہ راگ الاپ رہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

نتائج کیا نکلیں گے؟

اگر امریکی ایجنڈے پر عمل ہوا تو اس کا نتیجہ بہت خوفناک نکلے گا کیونکہ اس صورت میں دینی عناصر اور فوجی قیادت کے درمیان محاذ آرائی شروع ہو جائے گی۔ یہ صورت حال بقاء و استحکام پاکستان کے اعتبار سے انتہائی خوفناک ہو گی۔ کوئی اور حکومت ہوتی تو محاذ آرائی عوام اور حکومت کے درمیان ہوتی۔ اب چونکہ حکومت فوج کے ہاتھوں میں ہے اسلئے یہ محاذ آرائی فوج اور مذہبی جماعتوں کے درمیان ہو گی۔ دوسرا اس سے بھی زیادہ خطرناک نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ اس ایشو پر پاکستانی فوج دو حصوں میں منقسم ہو کر آپس میں ٹکرا جائے کیونکہ پاکستان کی فوج ترکی یا الجزائر کی طرح خالص سیکولر فوج نہیں ہے۔ پاکستانی افواج کے نچلے طبقے میں تو دین اسلام کی محبت و غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ہی' فوج کے اعلیٰ طبقے کے بھی ایک قابل ذکر حصے میں مذہبی و دینی رجحان کی کمی نہیں۔

اگر انہی خطوط پر یہ عمل آگے بڑھا اور نیو ورلڈ آرڈر' امریکہ یا عالمی نیوکلیائی و مالیاتی استعمار کے ساتھ "وفاداری بشرط استواری" کی روش جاری رہی تو اس کا تیسرا نتیجہ یہ نکلے گا کہ پاکستان کے ۴۰ فیصد فاقہ زدہ عوام تو اگرچہ پہلے ہی زندگی گزارنے کے کم سے کم معیار یعنی (Poverty Line) سے نیچے ہیں' لیکن انہی عوام کی رگوں سے مزید خون نچوڑ کر سودی قرضوں کی اقساط کی صورت میں ان کے سامنے پیش کرنا پڑے گا اور ہم دن بدن مزید ان کے چنگل میں پھنستے چلے جائیں گے۔ ظاہر بات ہے کہ قرضوں کی ری شیڈولنگ جو ہو رہی ہے اس سے قرضوں میں اضافہ ہی ہو رہا ہے' قرضے معاف تو نہیں ہو رہے۔ لیکن ہمارے ہاں حکومتی و غیر حکومتی افراد پر مشتمل ایک طبقے کو سب سے بڑا خوف یہ ہے کہ پاکستان کہیں ڈیفالٹر نہ ہو جائے۔ کہیں پاکستان پر پابندیاں نہ لگ جائیں۔

یہ اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ پاکستان نے اگر سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کئے تو یہ دنیا میں تنہا رہ جائے گا۔ یہ کوتاہ نظر لوگ ڈیفالٹر ہونے کو شاید کفر اور شرک سے بھی بڑا گناہ تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر ہم پر پابندیاں لگادی گئیں تو یہ ہمارے لئے بہت مبارک ثابت ہوں گی۔ یہ پابندیاں ہمارے لئے اپنی خودی' اپنے خدا کی دریافت اور پاکستان کی حقیقی منزل "اسلامی نظام کے قیام" میں مددگار ہوں گی اور ہم اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں گے۔

چوتھا نتیجہ یہ نکلے گا کہ عوام اور فوج کے تصادم کی صورت فوج کے کمزور ہونے کی وجہ سے کفر اور اعدائے اسلام کو بہت بڑی کامیابی حاصل ہو جائے گی اور عالمی نظام خلافت کے قیام میں پاکستان کا جو رول متوقع ہے وہ ختم ہو جائے گا اور اللہ کی نظر میں ہمارا جو مقام ہے ہم اس سے بہت نیچے گر جائیں گے۔

کیا کرنا چاہئے؟

اس وقت ہمارے پاس دو ہی راستے ہیں۔ ایک یہ کہ ہم یہودی ورلڈ آرڈر کے تقاضے پورے کرنے کے لئے پورے طور پر امریکہ اور عالمی مالیاتی اداروں کے سامنے سربسجود ہو جائیں۔ لیکن یہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر۵۱ کے حوالے سے اللہ کی نافرمانی کے مترادف ہو گا۔ جہاں فرمایا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ ویسے بھی یہ راستہ ہمارے مسائل کے مستقل حل کا راستہ نہیں بلکہ بے غیرتی اور بے حمیتی کا راستہ ہے۔ جبکہ دوسرا اور باوقار راستہ یہ ہے کہ ہم "ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں" کے مصداق ایک جست لگا کر عالمی مالیاتی و نیوکلیائی استعمار کے چنگل سے باہر نکل آئیں۔ اس کے لئے ہمیں تین کام کرنا ہوں گے:

① اسلام دشمن نیوکلیائی و مالیاتی استعمار کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے سی ٹی بی ٹی پر دستخط سے صاف انکار کر دیا جائے۔

② اپنے ملک میں غیر سودی نظام معیشت کو فی الفور نافذ کیا جائے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

سی ٹی بی ٹی نامنظور کیوں؟

مرزا ایوب بیگ

تجزیہ

گزشتہ چند سالوں سے مغربی قوتیں اور ان کا سرغنہ مریکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے کیلئے ہر قسم کا حربہ استعمال کر رہا ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر پاکستان کے دستخط کرانا بھی انہی کوششوں کا حصہ ہے۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایٹمی صلاحیت پاکستان کی سلامتی کیلئے لازم ہے۔ ان دنوں کشمیر میں آزادی کی جدوجہد شروع ہوئی تو چند ماہ میں بھارت نے لاہور پر حملہ کر دیا لیکن اب مسلسل گیارہ سال سے کشمیریوں نے بھارتی فوج کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ کشمیریوں کی تحریک آزادی کو دبانے کیلئے بنیل بنیالاکھوں ڈالر روزانہ خرچ کر رہا ہے اور دنیا بھر میں انسانی حقوق کے حوالے سے رسوا بھی ہو رہا ہے لیکن پاکستان پر حملہ کرنے کی جرأت صرف اس لئے نہیں کر رہا کہ اب پاکستان ایٹمی پاکستان ہے۔ اسلام دشمن قوتوں کیلئے یہ بات ناقابل برداشت ہے کہ کوئی اسلامی ملک ایٹمی صلاحیت کا حامل ہو۔ عرب ممالک اسلامی رشتہ کی بنیاد پر چونکہ پاکستان کے بہت قریب ہیں لہٰذا یہ اسلام دشمن قوتیں یہودی نسل پرست ریاست اسرائیل کیلئے بھی پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو خطرناک سمجھتی ہیں۔ اسی بنا پر ہماری ایٹمی صلاحیت کو اسلامی بم کا نام دیا گیا ہے۔

ہمارے حکمرانوں کو یہ کہہ کر بے وقوف بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے کسی ملک کی ایٹمی صلاحیت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑے گا۔ اس معاہدے کو جو نام دیا گیا ہے وہ یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ اس پر دستخط کرنے سے ایٹمی صلاحیت یقیناً متاثر ہو گی۔ اس معاہدے کا نام ہے "Comprehensive Test Ban Treaty" اس کا اردو ترجمہ ہے ٹیسٹ پر جامع یا مکمل پابندی کا معاہدہ۔ اس معاہدے پر دستخط کرنے سے زمین دوز، فضائی اور زیر آب نیوکلیئر ٹیسٹ نہیں کئے جا سکیں گے۔ عوام الناس کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ محض ایک مرتبہ پانچ یا چھ ایٹمی تجربے کرنے سے کوئی ملک ایٹمی صلاحیت کو مکمل اور صحیح طور پر اپنی دفاعی ضروریات کے مطابق استعمال نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اب تک ایک ہزار پینتالیس (1045) مختلف نوعیت کے ایٹمی تجربے کر چکا ہے۔ روس ایک ہزار (1000)، فرانس چھ سو (600) اور برطانیہ پینتالیس (45) مرتبہ ایٹمی تجربے کر چکا ہے۔ برطانیہ نے اتنے کم تجربے اس لئے کئے ہیں کہ وہ امریکہ کے تجربات کا ذیلی share کرتا رہا ہے۔ یہی معاملہ اسرائیل کا بھی ہے وہ بغیر کسی ٹیسٹ کے امریکہ سے تعاون سے اس کا ذیلی share کرتے ہوئے ایک سو ایٹم بم بنا چکا ہے۔ اب وہ اس شراکت میں بھارت کو بھی شامل کر رہے ہیں۔ لہٰذا یہ ممالک ایک مشترکہ ایٹمی چھتری بنانے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود امریکہ کے چھ سابق وزراء دفاع نے اراکین سینٹ کے نام اپنے مشترکہ خط میں سی ٹی بی ٹی کی توثیق کو امریکہ کے دفاعی نظام کے حوالے سے انتہائی تشویش ناک قرار دیا ہے۔ ان کے خط کا خلاصہ یہ ہے کہ اس معاہدے کے نفاذ سے امریکہ کو اپنے ایٹمی ہتھیاروں پر جو اعتماد ہے وہ لازمی طور پر انحطاط پذیر ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ zero yield کا سمجھوتہ ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ تمام ایٹمی ٹیسٹ خواہ بہت ہی کم طاقت کے کیوں نہ ہوں ان کی مستقل ممانعت ہو جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہتھیاروں کے ذخیرے میں ایٹمی ہتھیار جدید ہتھیار ہیں۔ جن کے ہزاروں پرزوں کو سیکنڈوں کے حساب سے اکٹھے عمل کرنا ہوتا ہے۔ اس میں غلطی کا احتمال کم ہونا چاہئے۔ ایک ایٹمی ہتھیار میں تابکار مادہ ہوتا ہے جو خود ہی انحطاط پذیر ہوتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھ ہتھیار میں بھی دوسرے میٹریلز کے خواص تبدیل کرتا رہتا ہے۔ وقت گزرنے پر ہمارے ہتھیاروں کے پرزے زنگ آلود اور ناکارہ ہوتے جائیں گے۔ ہمارے پاس ایسا تجربہ نہیں ہو گا کہ ہم پرزوں کے پرانے ہو جانے کے اثرات کا ہتھیاروں کے مؤثر ہونے کے ضمن میں کوئی جائزہ لے سکیں۔ ماضی میں تجربات کی بنیاد پر اور ڈیزائن تبدیل کرنے سے یہ ضمانت تھی کہ ہمارے نئے ہتھیار مؤثر ہوں گے لیکن سی ٹی بی ٹی کی توثیق سے ہم اس خطرے کا شکار ہو جائیں گے کہ ہمارے ہتھیار مؤثر اور درست ہیں یا نہیں۔ کیونکہ ہم موجودہ ہتھیاروں کے نقائص دور کرنے کے حوالے سے ٹیسٹ نہیں کر سکیں گے۔ مینوفیکچرنگ کا کام بند ہو جائے گا۔ ہتھیاروں کے میٹریلز اور تیاری کا طریقہ کار تبدیل ہو جائے گا۔ نئے ماحولیاتی قوانین کے تحت بہت سے ایسے کیمیکل کی ممانعت ہو چکی ہے جو اس سے پہلے ہتھیار بنانے میں استعمال ہوتے تھے۔ یہ بات یقینی ہے کہ بہت جلد نئے پروسیس اور میٹریل جو ابھی ٹیسٹ نہیں ہوئے ان کا استعمال شروع ہو جائے گا اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آخر کار وہ جگہیں تبدیل کرنا پڑیں گی جہاں یہ ہتھیار رکھے جاتے ہیں اور نئی جگہوں کے بارے میں ہم ٹیسٹ نہیں کر سکیں گے۔ نئے ہتھیاروں کی تیاری میں نقائص ہوں گے اور تجربے کے بغیر یہ یقینی نہیں ہو گا کہ جو پرزے تبدیل کئے گئے ہیں وہ اسی طرح کام کریں گے جس طرح پہلے پرزے کام کرتے تھے۔ ان سابقہ وزرائے دفاع کے بقول غیر معینہ مدت کی پابندی کی وجہ سے ہم [illegible] ہو دیں گے جن کا ایٹمی ڈیزائن اور [illegible] ہے۔ فرض کریں کہ امریکہ آئندہ تیس سال تک کوئی ایٹمی تجربہ نہیں کرتا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہمیں ان لوگوں کے فیصلوں پر

ملتزم تربیت گاہ

ملتزم رفقاء کی تربیت گاہ 21 تا 26 فروری 2000ء بمقام قرآن ہال سرگودھا متصل مینر ہسپتال بالمقابل تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن مین روڈ پر منعقد ہو رہی ہے۔

شرکت کے خواہش مند رفقاء مذکورہ مقام تک پہنچنے کے لئے نوٹ فرمالیں کہ آزاد کشمیر، راولپنڈی، جہلم، جھنگ اور ملتان سے آنے والی بسیں قرآن ہال کے سامنے سے گزر کر جنرل بس سٹینڈ کو جاتی ہیں۔

مزید سہولت کیلئے یہاں رابطہ کیا جا سکتا ہے:
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب، رحمان لیبارٹری
فون: 210035-216522-212111

انحصار کرنا ہو گا جن کا ڈیزائننگ اور ٹیسٹنگ کا کوئی ذاتی تجربہ نہیں ہو گا۔

۱۰۴۵ ایٹمی تجربات کرنے کے باوجود امریکی دفاعی ماہرین یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ کو مزید تجربات کرنے کی ضرورت ہے جبکہ پاکستان جس نے ابھی صرف پانچ ایٹمی تجربات کئے ہیں اور وہ بھی ایک ہی وقت میں اسے ڈیزائن کو تصدیق شدہ بنانے اور انہیں بہتر سے بہتر کرنے کیلئے پے در پے تجربات کی ضرورت ہے۔ ڈیلوری سسٹم کی پختگی اور صد فی صد کامیابی فیلڈ ٹیسٹ کے بغیر ممکن نہیں۔ طاقت کی زیادہ سے زیادہ بڑھوتی' دشمن کا زیادہ سے زیادہ نقصان اور قرب وجوار کو زیادہ سے زیادہ بچانے کیلئے ہمیں ابھی مزید بہت سے تجربات کرنے کی ضرورت ہے۔ وزن اور حجم کو کم سے کم کرنے کیلئے بھی ابھی بہت سے ایٹمی تجربات کی ضرورت ہے۔ ٹیسٹ کے بعد کے اثرات کی مانیٹرنگ فیلڈ ٹیسٹ کے بغیر ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں اسٹور کرنے اور منتقل کرنے کی صورت میں حادثاتی دھماکے سے بچنے کیلئے حفاظتی طریقہ کار کو مستحکم اور ناقابل شکست بنانے کیلئے بھی مزید ٹیسٹ کرنے کی شدت سے ضرورت ہے۔ کارکردگی کو ماحولیاتی اثرات کے منفی اثرات سے بچانے کیلئے بھی فیلڈ ٹیسٹ ناگزیر ہیں۔ لہٰذا پاکستان نے اگر اس ابتدائی مرحلے میں اس خطرناک دستاویز پر دستخط کر دیئے تو ایسا کرنا اس کی سلامتی کیلئے شدید خطرناک ثابت ہو گا۔ مسلم دشمن قوتوں نے ہمارے لئے جو پھندا تیار کیا ہے اس تک پہنچنے کیلئے سی ٹی بی ٹی پہلا قدم ہے۔ اس کے بعد ہمیں FMCT پر دستخط کے لئے کہا جائے گا جو کہ Fissile Material Control Treaty کا مخفف ہے۔ جب ہم اس معاہدے پر بھی دستخط کرنے پر مجبور کر دیئے جائیں گے تو ایٹمی مواد بنانے پر بھی پابندی عائد ہو جائے اس کے بعد اگلا مرحلہ NPT یعنی Nuclear Proliferation Treaty ہے۔ بالفاظ دیگر ہم خود یہ اعلان کر دیں گے کہ ہم یورینیم کو افزودہ کر کے کسی بھی طریقے سے ایٹم بم نہیں بنائیں گے اور آخر میں رول بیک یعنی بستر گول کرنے کا نادر شاہی حکم دیا جائے گا۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا اپنے ہاتھ کٹوانا بلکہ اپنے ڈیتھ وارنٹ پر دستخط کرنا ہے۔

ہم عالمی تھانیدار امریکہ اور اس کے پاکستانی ترجمان وزیر خارجہ عبدالستار سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ CTBT بقول آپ کے اگر بالکل بے ضرر دستاویز ہے تو ایسی بے کار دستاویز پر دستخط کرنے کیلئے ہم پر اتنا شدید دباؤ کیوں ڈالا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں یہ اخلاق اور تہذیب کی کونسی قسم ہے کہ سی ٹی بی ٹی کی توثیق کرنے سے خود امریکی سینٹ تو صاف انکار کر دے لیکن امریکی انتظامیہ ہمیں دستخط پر مجبور کر رہی ہے۔ بہرحال ایک بات بالکل واضح ہے کہ اگر سی ٹی بی ٹی کی توثیق امریکی مفاد میں نہ ہوئی تو سی ٹی بی ٹی اپنی موت آپ مرجائے گا کیونکہ امریکیوں کے نزدیک اصل شے امریکی مفاد ہے۔ اس کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر باقی دنیا کا بھی بھلا ہو جائے تو اس کی خوش بختی ہے لیکن امریکی مفاد کی تکمیل میں اگر باقی انسانیت میں تباہی و بربادی پھیلتی ہے تو اس کی بلا سے۔

آخری اور اہم ترین بات یہ ہے کہ سلامتی کونسل جو کام کشمیر میں مسلمانوں کیلئے باون سال میں نہ کرا سکی وہ کام مشرقی تیمور میں عیسائیوں کیلئے مہینوں میں نہیں بلکہ ہفتوں میں ہو گیا۔ عراق میں کھیتوں کو ٹٹول کر ایٹم بم برآمد کرانے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور نسل پرست اسرائیل کو ایٹم بم بنانے کی کھلی چھٹی ہے۔ اس پس منظر میں یقیناً سی ٹی بی ٹی کی دستاویز کی شقیں اپنے اور پرائے کے فرق سے نافذ کی جائیں گی۔ اگر مسلمانان پاکستان ہوش میں نہ آئے اور آگے بڑھ کر اپنی سلامتی کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ناکام نہ بنایا تو یاد رکھیں ؎

ان کی داستان بھی نہ ہو گی داستانوں میں

ہمارا مطالبہ ' ہماری اپیل
دستور خلافت کی تکمیل

★ ★ ★

ہم بھی مُنہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ سی ٹی بی ٹی کی حمایت کرنے والوں کو نئے سیٹ اپ میں اہم ذمہ داریاں ملیں گی۔ (ایک خبر)

✪ گویا "حکومت پاکستان اینڈ کو" کو ملک و ملت کے مفاد سے غداری کے لئے ضمیر فروش معاونین کی تلاش ہے۔

☆ دس لاکھ تیس ہزار مقدمات تصفیہ طلب ہیں۔ (جسٹس (ر) افراسیاب کا اعتراف)

✪ ایسی شاندار کارکردگی پر عدلیہ "خصوصی انعام" کی مستحق ہے۔

☆ پاکستان سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر کے مہذب ملک ہونے کا ثبوت دے۔ (جاپان)

✪ بے خدا تہذیب کے پجاریوں سے مہذب ہونے کا سرٹیفکیٹ ہمیں نہیں چاہئے!

☆ مسلم لیگ کے ساتھ ٹرک میں سوار ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ (نوابزادہ نصراللہ)

✪ لگتا ہے اب بابائے جمہوریت' بحالی جمہوریت کی تحریک میں "تو کون میں خواہ مخواہ" کا کردار ادا نہیں کریں گے۔

☆ حکومت میں آنے اور جانے والے دونوں پچھتا رہے ہیں۔ (حافظ حسین احمد)

✪ پورے ملک کے کھیت اور کھلیان چگنے والے سیاسی و غیر سیاسی "چڑوں" کا پچھتاوا باعث حیرت ہے۔

☆ اپنے ادھورے کام بہت جلد مکمل کروں گا۔ (نواز شریف)

✪ "دنیا امید پر قائم ہے"

☆ حکومت فکر نہ کرے بیرونی قرضے میں اتار دوں گا۔ (پروفیسر طاہر القادری)

✪ ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا جسے کہیں"

☆ غیر ملکی قرضوں کی واپسی سے انکار آسان کام نہیں۔ (معین قریشی)

✪ قریشی صاحب! آپ چور کے ساتھ ہیں یا گھر والے کے ساتھ؟

☆ راولپنڈی بار میں خاتون وکیل کی طرف سے وکلاء کو "بھائیو" کے الفاظ سے مخاطب کرنے پر وکلاء کا زبردست احتجاج (ایک خبر)

✪ "اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں"۔

☆ پاکستان مولانا مسعود اظہر کی سرگرمیاں محدود کرے۔ (امریکہ اور روس کا مشترکہ مطالبہ)

✪ ڈرپوک کہیں کے۔

انحصار کرنا ہو گا جن کا ڈیزائننگ اور ٹیسٹنگ کا کوئی ذاتی تجربہ نہیں ہو گا۔

۱۰۴۵ ایٹمی تجربات کرنے کے باوجود امریکی دفاعی ماہرین یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ کو مزید تجربات کرنے کی ضرورت ہے جبکہ پاکستان جس نے ابھی صرف پانچ ایٹمی تجربات کئے ہیں اور وہ بھی ایک ہی وقت میں اسے ڈیزائن کو تصدیق شدہ بنانے اور انہیں بہتر سے بہتر کرنے کیلئے پے در پے تجربات کی ضرورت ہے۔ ڈیلیوری سسٹم کی پختگی اور صد فی صد کامیابی فیلڈ ٹیسٹ کے بغیر ممکن نہیں۔ طاقت کی زیادہ سے زیادہ بڑھوتی، دشمن کا زیادہ سے زیادہ نقصان اور قرب وجوار کو زیادہ سے زیادہ بچانے کیلئے ہمیں ابھی مزید بہت سے تجربات کرنے کی ضرورت ہے۔ وزن اور حجم کو کم سے کم کرنے کیلئے بھی ابھی بہت سے ایٹمی تجربات کی ضرورت ہے۔ ٹیسٹ کے بعد کے اثرات کی مانیٹرنگ فیلڈ ٹیسٹ کے بغیر ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں اسٹور کرنے اور منتقل کرنے کی صورت میں حادثاتی دھماکے سے بچنے کیلئے حفاظتی طریقہ کار کو مستحکم اور ناقابل شکست بنانے کیلئے بھی مزید ٹیسٹ کرنے کی شدت سے ضرورت ہے۔ کارکردگی کو ماحولیاتی اثرات کے منفی اثرات سے بچانے کیلئے بھی فیلڈ ٹیسٹ ناگزیر ہیں۔ لہٰذا پاکستان نے اگر اس ابتدائی مرحلے میں اس خطرناک دستاویز پر دستخط کر دیئے تو ایسا کرنا اس کی سلامتی کیلئے شدید خطرناک ثابت ہو گا۔ مسلم دشمن قوتوں نے ہمارے لئے جو پھندا تیار کیا ہے اس تک پہنچنے کیلئے سی ٹی بی ٹی پہلا قدم ہے۔ اس کے بعد ہمیں FMCT پر دستخط کے لئے کہا جائے گا جو کہ Fissile Material Control Treaty کا مخفف ہے۔ جب ہم اس معاہدے پر بھی دستخط کرنے پر مجبور کر دیئے جائیں گے تو ایٹمی مواد بنانے پر بھی پابندی عائد ہو جائے اس کے بعد اگلا مرحلہ NPT یعنی Nuclear Proliferation Treaty ہے۔ بالفاظ دیگر ہم خود یہ اعلان کر دیں گے کہ ہم یورینیم کو افزودہ کر کے کسی بھی طریقے سے ایٹم بم نہیں بنائیں گے اور آخر میں رول بیک یعنی بستر گول کرنے کا نادر شاہی حکم دیا جائے گا۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا اپنے ہاتھ کٹوانا بلکہ اپنے ڈیتھ وارنٹ پر دستخط کرنا ہے۔

ہم عالمی ٹھانیدار امریکہ اور اس کے پاکستانی ترجمان وزیر خارجہ عبدالستار سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ CTBT بقول آپ کے اگر بالکل بے ضرر دستاویز ہے تو ایسی بے کار دستاویز پر دستخط کرنے کیلئے ہم پر اتنا شدید دباؤ کیوں ڈالا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں یہ اخلاق اور تہذیب کی کونسی قسم ہے کہ سی ٹی بی ٹی کی توثیق کرنے سے خود امریکی سینٹ تو صاف انکار کر دے لیکن امریکی انتظامیہ ہمیں دستخط پر مجبور کر رہی ہے۔ بہرحال ایک بات بالکل واضح ہے کہ اگر سی ٹی بی ٹی کی توثیق امریکی مفاد میں نہ ہوئی تو سی ٹی بی ٹی اپنی موت آپ مرجائے گا کیونکہ امریکیوں کے نزدیک اصل شے امریکی مفاد ہے۔ اس کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر باقی دنیا کا بھی بھلا ہو جائے تو اس کی خوش بختی ہے لیکن امریکی مفاد کی تکمیل میں اگر باقی انسانیت میں تباہی و بربادی پھیلتی ہے تو اس کی بلا سے۔

آخری اور اہم ترین بات یہ ہے کہ سلامتی کونسل جو کام کشمیر میں مسلمانوں کیلئے باون سال میں نہ کرا سکی وہ کام مشرقی تیمور میں عیسائیوں کیلئے مہینوں میں نہیں بلکہ ہفتوں میں ہو گیا۔ عراق میں کھیتوں کو ٹٹول کر ایٹم بم برآمد کرانے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور نسل پرست اسرائیل کو ایٹم بم بنانے کی کھلی چھٹی ہے۔ اس پس منظر میں یقیناً سی ٹی بی ٹی کی دستاویز کی شقیں اپنے اور پرائے کے فرق سے نافذ کی جائیں گی۔ اگر مسلمانان پاکستان ہوش میں نہ آئے اور آگے بڑھ کر اپنی سلامتی کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ناکام نہ بنایا تو یاد رکھیں ؎

ان کی داستان بھی نہ ہو گی داستانوں میں

ہمارا مطالبہ، ہماری اپیل
دستور خلافت کی تکمیل

★ ★ ★

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ سی ٹی بی ٹی کی حمایت کرنے والوں کو نئے سیٹ اپ میں اہم ذمہ داریاں ملیں گی۔ (ایک خبر)

✪ گویا "حکومت پاکستان اینڈ کو" کو ملک و ملت کے مفاد سے غداری کے لئے ضمیر فروش معاونین کی تلاش ہے۔

☆ دس لاکھ تیس ہزار مقدمات تصفیہ طلب ہیں۔ (جسٹس (ر) افراسیاب کا اعتراف)

✪ ایسی شاندار کارکردگی پر عدلیہ "خصوصی انعام" کی مستحق ہے۔

☆ پاکستان سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر کے مہذب ملک ہونے کا ثبوت دے۔ (جاپان)

✪ بے خدا تہذیب کے پجاریوں سے مہذب ہونے کا سرٹیفکیٹ ہمیں نہیں چاہئے!

☆ مسلم لیگ کے ساتھ ٹرک میں سوار ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ (نوابزادہ نصر اللہ)

✪ لگتا ہے اب بابائے جمہوریت، بحالی جمہوریت کی تحریک میں "تو کون میں خواہ مخواہ" کا کردار ادا نہیں کریں گے۔

☆ حکومت میں آنے اور جانے والے دونوں پچھتا رہے ہیں۔ (حافظ حسین احمد)

✪ پورے ملک کے کھیت اور کھلیان چگنے والے سیاسی و غیرسیاسی "چڑوں" کا پچھتاوا باعث حیرت ہے۔

☆ اپنے ادھورے کام بہت جلد مکمل کروں گا۔ (نواز شریف)

✪ "دنیا امید پر قائم ہے"

☆ حکومت فکر نہ کرے بیرونی قرضے میں اتار دوں گا۔ (پروفیسر طاہر القادری)

✪ ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا جسے کہیں"

☆ غیر ملکی قرضوں کی واپسی سے انکار آسان کام نہیں۔ (معین قریشی)

✪ قریشی صاحب! آپ چور کے ساتھ ہیں یا گھر والے کے ساتھ؟

☆ راولپنڈی بار میں خاتون وکیل کی طرف سے وکلاء کو "بھائیو" کے الفاظ سے مخاطب کرنے پر وکلاء کا زبردست احتجاج (ایک خبر)

✪ "اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں"۔

☆ پاکستان مولانا مسعود اظہر کی سرگرمیاں محدود کرے۔ (امریکہ اور روس کا مشترکہ مطالبہ)

✪ ڈرپوک کہیں کے۔

دورانِ رمضان المبارک، ملک بھر میں

تنظیم اسلامی اور مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیرِ اہتمام

دورۂ ترجمہ قرآن

کے مکمل و جزوی پروگرام — ایک نظر میں

— مرتب : ابو سعدیہ —

دورانِ تراویح مکمل دورۂ ترجمہ قرآن

(۱) محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب
جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۵۰۰ مرد، ۱۰۰ خواتین

(۲) جناب رشید ارشد
دفتر تنظیم اسلامی، لاہور جنوبی، ۸۶۶۔این سمن آباد
شرکاء کی اوسط تعداد : ۸۰ مرد، ۲۵ خواتین

(۳) جناب فتح محمد قریشی
مسجد انجمن خدام القرآن والٹن، لاہور
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۴) جناب علاؤ الدین
مسجد العزیز، رچنا ٹاؤن، فیروز والہ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۵ افراد

(۵) جناب نعیم اختر عدنان
آمنہ شادی ہال، ونڈالہ روڈ، شاہدرہ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۰ سے ۴۰ افراد

(۶) مختلف رفقاء
دفتر تنظیم اسلامی صادق مارکیٹ ریلوے روڈ فیصل آباد
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۷) جناب اعجاز لطیف
میرج پوائنٹ، فیڈرل بی ایریا، کراچی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰۰ مرد، ۵۰ خواتین

(۸) انجینئر نوید احمد
خواتین کلب PECHS بلاک ۳، کراچی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰۰ مرد، ۹۰ خواتین

(۹) جناب زین العابدین
مسجد قرآن اکیڈمی، ڈیفنس فیز ۶، کراچی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴۰ مرد، ۱۰ خواتین

(۱۰) جناب افتخار عالم خان
بر مکان جمیل احمد، لانڈھی نمبر ۱، کراچی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۰ افراد

(۱۱) ڈاکٹر عبد الرحمٰن
قرآن ہال سرگودھا
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴۰ افراد

(۱۲) جناب شمس الحق اعوان
بر مکان عظمت ممتاز ثاقب، اسلام آباد
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴۵ سے ۵۰ افراد

(۱۳) جناب رحمت اللہ بٹر
مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ملتان
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۳۵ مرد، ۲۵ خواتین

(۱۴) جناب مختار حسین فاروقی
مسجد خواجہ عبید اللہ، جھنگ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰۰ سے ۱۵۰ افراد

(۱۵) جناب ڈاکٹر منظور حسین
وہاڑی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۰ افراد

(۱۶) حافظ محمد اشرف
مسجد اقصیٰ تاجپورہ سکیم، مغل پورہ لاہور
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

بعد از تراویح مکمل دورۂ ترجمہ قرآن

(۱) جناب اقبال حسین
مسجد نور، گلستان کالونی، مصطفیٰ آباد
شرکاء کی اوسط تعداد : ۹۵ افراد

(۲) جناب نثار احمد خان
مسجد فیض، افغان پارک، سنت نگر لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۲ افراد

(۳) جناب محمد مبشر
مسجد کیبن والی، کینٹ سٹیشن لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۸ افراد

(۴) جناب ڈاکٹر عبد السمیع
مسجد العزیز، پیپلز کالونی نمبر ۱ فیصل آباد
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰۰ افراد

(۵) جناب محمد رشید عمر
مسجد اتفاق، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۵ سے ۵۰ افراد

(۶) جناب سعید الرحمٰن
شمس النساء ٹرسٹ، منظور کالونی، کراچی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۵ مرد، ۲۰ خواتین

(۷) جناب شجاع الدین
(بر لب سڑک) برنس روڈ، کراچی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۵ مرد، ۲۰ خواتین

(۸) جناب سرفراز احمد خان
نیول ہاؤسنگ سکیم، کلفٹن
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۰ افراد

(۹) جناب عامر خان
جامع مسجد طیبہ، زمان ٹاؤن، کورنگی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۵ سے ۳۰ افراد

(۱۰) جناب احمد خان
بر مکان عابد جاوید خان، بلدیہ ٹاؤن کراچی
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۱۱) جناب امجد سعید اعوان
بر مکان محمد ظہیر اعوان، راولپنڈی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۵ سے ۲۰ افراد

(۱۲) جناب عبد الرؤف
جامع مسجد دار البلوچاں، گجرات
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۱۳) جناب شمس العارفین
جامع مسجد فاطمہ، کرسچین ٹاؤن سیالکوٹ
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۱۴) جناب شاہد اسلم
جامع مسجد فاروق، باغبانپورہ، گوجرانوالہ
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

بعد نماز تراویح یا دیگر اوقات میں مختصر پروگرام

(۱) جناب چوہدری صادق علی
لیہ، بعد نماز فجر
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۲) جناب مولانا غلام اللہ خان
اسرہ اوچ (بزبان پشتو) دو گھنٹے دن
شرکاء کی اوسط تعداد : ۵۰ افراد

(۳) جناب خضر حیات
اسرہ خوںگی، ایک گھنٹہ بعد نماز ظہر
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۴) جناب مولوی فضل اللہ
اسرہ ہاتھیان، بعد نماز فجر
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۵) جناب عبدالمقتدر صاحب
برمکان احتشام الحق صدیقی' کراچی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ سے ۱۲ افراد

(۶) جناب غلام رسول غازی
برمکان غلام رسول غازی' قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۷) جناب چوہدری محمد امین
دفتر تنظیم اسلامی' نیو غلہ منڈی گوجر خان
دن ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک
شرکاء کی اوسط تعداد : ۷ افراد

(۸) جناب ظفر اسلام
برمکان ظفر علامہ صاحب' گوجر خان
رات ساڑھے آٹھ بجے تا ساڑھے نو بجے
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۴ افراد

(۹) جناب عبدالرحمٰن تابانی
برمکان ظفر عبدالرحمٰن تابانی' گوجر خان
رات ساڑھے آٹھ بجے تا ساڑھے نو بجے
شرکاء کی اوسط تعداد : ۶ افراد

(۱۰) جناب عبدالمجید
مسجد کشمیریاں سموٹ' گوجر خان
بعد نماز فجر و بعد نماز عصر' آدھ گھنٹہ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۰ افراد

(۱۱) جناب ساجد حسین
برمکان ساجد حسین' گوجر خان
رات ساڑھے آٹھ بجے تا ساڑھے نو بجے
شرکاء کی اوسط تعداد : ۷ افراد

(۱۲) جناب محبوب الٰہی
برمکان محبوب الٰہی' گوجر خان
رات ساڑھے آٹھ بجے تا ساڑھے نو بجے
شرکاء کی اوسط تعداد : ۷ افراد

(۱۳) برمکان قاضی عبدالرحمٰن نوید
پنڈی گھیپ' اٹک
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ سے ۱۵ افراد

(۱۴) برمکان غلام مرتضٰی اعوان' پنڈی گھیپ' اٹک
شرکاء کی اوسط تعداد : ۵ سے ۷ افراد

(۱۵) برمکان نیاز احمد' ماڈل ٹاؤن ہمک' اسلام آباد
منتخب نصاب
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۱۶) برمکان نور اختر ماڈل ٹاؤن ہمک' اسلام آباد
منتخب نصاب
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۱۷) برمکان لیاقت علی' ماڈل ٹاؤن ہمک' اسلام آباد
منتخب نصاب
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۱۸) برمکان عبدالمجید صاحب' ماڈل ٹاؤن ہمک' اسلام آباد
منتخب نصاب
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۱۹) مسجد السعید منڈیاں' ایبٹ آباد
منتخب نصاب
شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۰ سے ۵۰ افراد

(۲۰) برمکان آفتاب عباسی' راولپنڈی
منتخب نصاب
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ سے ۱۵ افراد

(۲۱) برمکان مجید اصغر علی نیو کٹاریاں راولپنڈی
منتخب نصاب
شرکاء کی اوسط تعداد : ۸ سے ۱۰ افراد

(۲۲) برمکان محمد نواز صاحب چک شہزاد' اسلام آباد
منتخب نصاب
شرکاء کی اوسط تعداد : ۶ سے ۱۰ افراد

(۲۳) جناب ڈاکٹر امتیاز احمد
کمیونٹی سنٹر شاف کالونی این آئی ایچ' اسلام آباد
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ افراد

(۲۴) ڈاکٹر محمد ابراہیم
برمکان ڈاکٹر محمد ابراہیم' لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۷ افراد

(۲۵) جناب طارق جاوید
مزنگ' لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۰ افراد

بذریعہ ویڈیو / آڈیو مکمل و مختصر دورۂ ترجمہ قرآن

(۱) الہدیٰ لائبریری' ٹوبہ
بعد از تراویح
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۲) سرہند کالونی' ٹوبہ
بعد از تراویح
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ افراد

(۳) مسجد گورنمنٹ کالج' ٹوبہ
بعد از ظہر۔ بذریعہ آڈیو
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۴) دفتر تنظیم اسلامی پشاور
خلاصہ مباحث قرآن (دوران تراویح)
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ سے ۲۰ افراد

(۵) برمکان محمد سلیم' کراچی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۹ افراد

(۶) برمکان بشیر احمد سلیمی' ملیر کینٹ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۴۰ افراد

(۷) دفتر تنظیم اسلامی کراچی ضلع غربی' اورنگی ٹاؤن
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۸) برمکان رانا عبدالغفور' اسلام آباد
بعد از عشاء
شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۵ سے ۴۰ افراد

(۹) مسجد ربانی آباد' راولپنڈی
بذریعہ آڈیو
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۲ سے ۱۵ افراد

(۱۰) جناب عبدالواحد
برمکان صوفی محمد صفدر نزد کھنہ پل' راولپنڈی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۶ سے ۸ افراد

(۱۱) برمکان رضا احمد صاحب شکریال راولپنڈی
بذریعہ آڈیو
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴ سے ۶ افراد

(۱۲) جناب شمیم اختر
برمکان شمیم اختر' صادق آباد' راولپنڈی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴ سے ۶ افراد

(۱۳) جناب عبدالمجید سلطان
برمکان عابد رشید' محمدی کالونی' راولپنڈی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۸ سے ۱۲ افراد

(۱۴) جناب عمر علی خان
برمکان حسن اختر ملک' ڈھوک سیداں' راولپنڈی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴۵ سے ۵۵ افراد

(۱۵) کوہ نور گرڈ سٹیشن کینٹ' راولپنڈی
بذریعہ آڈیو
شرکاء کی اوسط تعداد : ۵ افراد

(۱۶) برمکان محبوب صاحب میرپور
بذریعہ آڈیو
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ سے ۱۵ افراد

(۱۷) برمکان سید محمد آزاد' میرپور
بعد نماز ظہر۔ بذریعہ آڈیو
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴ سے ۱۵ افراد

(۱۸) دفتر تنظیم اسلامی' ملک پورہ' ایبٹ آباد
بذریعہ آڈیو
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ سے ۱۵ افراد

(۱۹) برمکان ظہور صاحب' راولپنڈی
بعد نماز عشاء
دیگر تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

(۲۰) سانگلہ ہل
نماز تراویح سے قبل
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۵ سے ۲۰ افراد

(۲۱) برمکان محمد صادق' راولپنڈی
بذریعہ آڈیو   شرکاء کی اوسط تعداد : ۶ سے ۱۰ افراد

(۴۲) جناب عبدالرزاق قمر
دارالقرآن وسن پورہ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۰ مرد، ۷ خواتین
(۴۳) برمکان شکیل احمد' لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰ افراد
(۴۴) برمکان عادل جہانگیر' لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۵ افراد
(۴۵) برمکان زاہد اسلم' لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۵ افراد
(۴۶) برمکان طاہر اقبال' لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۲ افراد

خواتین کے پروگرام

(۱) برمکان ابوذر ہاشمی' لانڈھی
منتخب نصاب
رات ساڑھے آٹھ بجے تا ساڑھے دس بجے
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۵ سے ۳۰ خواتین
(۲) برمکان اقبال احمد صدیقی' کورنگی
دورۂ ترجمہ قرآن
دن بارہ بجے تا ڈیڑھ بجے
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۲ خواتین
(۳) اصغر اپارٹمنٹ' شاہراہ فیصل کراچی
دورۂ ترجمہ قرآن
۱۰ بجے دن
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۵۰ خواتین
(۴) قائد پبلک سکول نئی آبادی گوجرانوالہ
بذریعہ ویڈیو' دن گیارہ تا ساڑھے بارہ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۰ سے ۳۵ خواتین
(۵) بنت مجیب الرحمٰن
برمکان مجیب الرحمٰن' لاہور
شرکاء کی اوسط تعداد : ۸ خواتین
(۶) برمکان محمد احمد' راوی روڈ لاہور
آدھ گھنٹہ روزانہ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۵ افراد

مختصراً یہ کہ ہم یو این او' امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو گڈ بائے کہہ دیں اور مغربی استعمار کے آلہ کار بننے کے بجائے پاکستان' ایران اور افغانستان (PIA) پر مشتمل ایک بلاک تشکیل دیں۔ اسی میں ہماری بہتری ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں چیف ایگزیکٹو پرویز مشرف کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ نواز شریف اور بے نظیر کے انجام سے سبق سیکھیں اور جان لیں کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ اگر موجودہ صورتحال میں بھی اسی جرأت کا مظاہرہ نہ کیا گیا جس کا معرکہ کارگل کے موقع پر کیا گیا تھا تو پرویز مشرف بھی قصہ پارینہ ہو جائیں گے۔ لہٰذا بھارت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرے یا نہ کرے' پاکستان کو کسی بھی صورت میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرنا چاہئے۔

★★★

سی ٹی بی ٹی کا انکار

—— اُمِ عمار ——

ایک نظم جو شعری محاسن کے اعتبار سے تو اگرچہ معیار مطلوب پر پوری نہیں اترتی لیکن ملی و ایمانی جذبات کی آئینہ دار ضرور ہے!

سی ٹی بی ٹی کا انکار   ملت کا ہے اس میں وقار
عظمت کا اس میں اظہار   مسلم کا یہ ہی اصرار
سی ٹی بی ٹی کا انکار
رب کی عطا ہے پاکستان   رب کی امانت پاکستان
جو کوئی شر کی مہر لگائے   ہو گا وہ دیں کا غدار
سی ٹی بی ٹی کا انکار
ایٹمی طاقت بن کے رہو تم   دشمن کو قابو میں رکھو تم
قرآں کی ہے یہ للکار   اسلحہ رکھو تم تیار
سی ٹی بی ٹی کا انکار
مہر گر اس پہ لگاؤ گے   باطل پہ سر کو جھکاؤ گے
دین اور دنیا میں پھر تم   ذلت کے ہو گے حقدار
سی ٹی بی ٹی کا انکار
چاہتے یہ ہیں ہنود و یہود   مٹ جائے مسلم کا وجود
کر دے اس کو نامنظور   ہو جا مسلم تو تیار
سی ٹی بی ٹی کا انکار
یاد رکھو اے جنرل تم   کر دیئے سائن گر اک بار
اس کی لاٹھی بے آواز   برسے گی پھر سے اک بار
سی ٹی بی ٹی کا انکار
کاش کوئی ابن طیار   کر دے جو بن کر کرار
سی ٹی بی ٹی سے انکار   کہتی ہے بنت اسرار
سی ٹی بی ٹی کا انکار

بقیہ : منبر و محراب

(۳) بیرونی قرضوں کے ضمن میں خم ٹھونک کر اعلان کر دیا جائے کہ ہم ان قرضوں پر سود نہیں دیں گے کیونکہ ہمارا دین اس کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ اصل رقم کی واپسی کے لئے Debt Equity Swap کا طریقہ اپنایا جائے یا صاف کہہ دیا جائے کہ ہمارے لئے جب ممکن ہوگا ہم تمہارے قرضے واپس کر دیں گے۔

قرضوں کی جنگ (6)

ترجمہ : ڈاکٹر محمد ایوب خان   ترتیب و تسوید : سردار اعوان

ابراہام لنکن اور سول وار

اگرچہ جیکسن نے پرائیویٹ سنٹرل بینک ختم کر دیا مگر جزوی ریزرو بینکنگ برقرار رہی یعنی بہت سے اور بینک اپنی مالیت سے کہیں زیادہ قرضہ دے کر سود وصول کرتے رہے۔ مثلاً ایک بینک نے جس کے پاس صرف ۸۶ ڈالر تھے ۵۰ ہزار ڈالر قرضہ دے رکھا تھا۔ منی چینجرز نے اب ایک اور ترکیب سوچی۔ لڑائی میں مدد دی جائے، قرضہ دیا جائے اور اپنا دست نگر بنایا جائے۔

ابراہام لنکن کے صدر بننے کے ایک ماہ بعد ۱۲/اپریل ۱۸۶۱ء کو فورٹ سمٹر (Fort Sumter) میں سول وار کی پہلی گولی چل گئی اور پانچویں امریکن بینک وار شروع ہو گئی۔

لنکن نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا تھا :

"مسئلہ غلامی پر دخل دینے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا ایسا کوئی قانونی حق نہیں ہے، نہ اس طرف میرا رجحان ہے"۔

گولی چلنے کے بعد اس نے کہا :

"میرا بڑا مقصد یونین (ملکی اتحاد) کو بچانا ہے۔ غلامی کو بچانا یا ختم کرنا میرا مقصد نہیں ہے۔ اگر کوئی غلام آزاد کئے بغیر میں یونین کو بچا سکوں تو میں ایسا ہی کروں گا"۔

سول وار کی کئی وجوہات تھیں۔ جرمن چانسلر وان سمارک نے سول وار کے کئی سال بعد ۱۸۷۶ء میں کہا :

"اس میں کوئی شک نہیں اور میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ امریکہ کو دو برابر کی طاقت والی فیڈریشنوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کئی سال پہلے یورپ کی مالی قوتیں کر چکی تھیں۔ بینکرز کو ڈر تھا کہ اگر امریکہ ایک ملک رہا تو وہ اتنی بڑی مالی طاقت بن جائے گا جو یورپ کی سرمایہ کی برتری کو ختم کر دے گا"۔

ہاں! سول وار کی پہلی گولی چلنے کے چند ماہ کے اندر بینکرز نے نپولین سوم کو ۲۱ ملین فرانکس دیئے تاکہ میکسیکو پر قبضہ کر لے اور امریکہ (یو۔ ایس) کے جنوبی بارڈر پر فوجیں رکھ کر میکسیکو کو اپنی کالونی بنا لے۔ ادھر برطانیہ نے ۱۱۰۰۰ سپاہی امریکہ کے شمالی بارڈر پر لگا دیئے۔

لنکن کو روپے کی ضرورت تھی۔ ۱۸۶۱ء میں لنکن نے منی چینجرز کو روپے کے لئے درخواست کی۔ انہوں نے ۲۴ تا ۳۶% سود پر قرضہ دینے کی حامی بھری۔ لنکن نے شکریہ ادا کیا اور اپنے ایک پرانے دوست کرنل ڈک ٹیلر (Dick Tayler) کو بلایا اور مشورہ مانگا۔ ڈک نے کہا :

"یہ آسان ہے۔ کانگرس سے کہو کہ لیگل ٹنڈر خزانے کے نوٹ چھاپنے کی اجازت دے۔ وہ سپاہیوں کو دو اور لڑائی جیت لو"۔

لنکن نے پوچھا کہ کیا لوگ اس نوٹ کو قبول کر لیں گے؟

ڈک نے کہا :

"جب وہ لیگل ٹنڈر ہوں گے تو ہر کوئی قبول کرے گا اور وہ اندرون ملک ہر جگہ تسلیم کئے جائیں گے"۔

لنکن نے یہی کیا۔ ۱۸۶۲ء سے ۱۸۶۵ء تک اس نے ۴۳۲ ملین ڈالر کے نوٹ چھاپ دیئے۔ پرائیویٹ بینکوں کے نوٹوں سے پہچان کے لئے ان کی پشت سبز سیاہی سے چھاپی گئی۔ ان کا نام گرین بیک پڑ گیا۔ ان نوٹوں کی وجہ سے حکومت کو کوئی سود نہیں دینا پڑا۔ لنکن مالیات کو بہتر سمجھ گیا۔ اس نے کہا :

"حکومت کو ہی کرنسی پیدا کرنی اور چلانی چاہئے اور حکومت اور عام آدمی کی ضرورت پوری کرنی چاہئے۔ اس طرح لوگوں کو سود کے لئے ٹیکس بھی نہیں دینا پڑے گا۔ روپیہ آقا نہیں رہے گا بلکہ خادم بن جائے گا"۔

ادھر برطانیہ میں لندن ٹائمز نے یہ ناقابل یقین ایڈیٹوریل لکھا :

"اگر یہ شرانگیز مالی پالیسی جو نارتھ امریکہ میں شروع ہوئی ہے برقرار رہی تو حکومت بغیر خرچ کے اپنا روپیہ پیدا کر لے گی۔ اپنی تجارتی ضروریات پوری کر لے گی اور مثالی طور پر خوشحال ہو جائے گی۔ پھر سب ملکوں کے بہترین دماغ اور دولت امریکہ چلے جائیں گے۔ اس ملک کو برباد کر دینا چاہئے ورنہ وہ زمین کی ہر شہنشاہیت کو تباہ کر دے گا"۔

اس وقت تک یورپ کے سب بادشاہوں کو پرائیویٹ بینکوں نے زنجیر ڈال دی تھی اس لئے بینکران قیدی بادشاہوں کو بچانا چاہتے تھے۔

گرین بیک جاری ہونے کے چار دن کے اندر بینکرز کا اجلاس ہوا کہ گرین بیک تو ان کو تباہ کر دیں گے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ امپورٹ ڈیوٹی اور سود ادا کرنے کے لئے گرین بیک قبول نہیں کئے جائیں گے یا ان پر ۱۸۵% سرچارج لیا جائے گا۔

لنکن مجبور ہو گیا اور نیشنل بینک ایکٹ بنانے کی اجازت دے دی۔ اس ایکٹ سے نیشنل بینک بنے جو ٹیکس فری تھے اور نوٹ بھی جاری کر سکتے تھے۔

۱۳ جون ۱۸۶۳ء کو راتھ شیلڈ برادران نے امریکہ میں اپنے حواریوں کو لکھا :

"موجودہ ایکٹ انہی لائنوں پر بنایا گیا ہے جو یہاں پچھلی گرمیوں میں برطانوی بینکروں نے تجویز کی تھیں۔ یہ بینکنگ برادری کے لئے انتہائی نفع آور ہے۔ روپیہ جمع کرنے کا اتنا عمدہ طریقہ پہلے کبھی نہیں بنا۔ اس سے نیشنل بینکوں کو ملکی مالیات پر مکمل کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔ چند لوگ اسے سمجھیں گے مگر عوام کی اکثریت کو کچھ پتہ نہیں لگ سکتا"۔

اس کے بعد سرکاری روپے کے ساتھ بینکرز کا روپیہ بھی استعمال میں آنے لگا جو سود پر سرکاری بانڈ خرید کر جاری کیا جاتا اور بینک نوٹ خریدنے والوں سے بھی سود لیا جاتا۔ علاوہ ازیں بینکرز نے کانگرس کو مجبور کیا کہ سرکاری نوٹ ختم کر دے اور وہ مان گئی۔

لنکن دوبارہ منتخب ہو گیا لیکن ۱۴۱ دن بعد ہی ۱۴/اپریل ۱۸۶۵ء کو قتل کر دیا گیا۔ وہ زندہ رہتا تو بینکرز کو ختم کر دیتا کیونکہ اس نے ۲۱ نومبر ۱۸۶۴ء کو ایک دوست کو خط لکھا تھا :

"روپے کی قوتیں امن کے زمانے میں قوم کا شکار کھیلتی ہیں اور مشکل حالات میں سازشیں کرتی ہیں۔ وہ بادشاہت سے زیادہ جابر، مطلق العنان حکومت سے زیادہ مغرور اور دفتری کارندوں سے زیادہ خود غرض ہیں۔ کارپوریشنوں کو تخت پر بٹھا دیا گیا ہے، اب اونچے ایوانوں میں بدعنوانی پھیلے گی اور روپے کی طاقتیں ملک میں تعصبات پیدا کریں گی یہاں تک کہ روپیہ چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے گا اور ریاست تباہ ہو جائے گی"۔

لنکن کے قتل پر جرمن چانسلر نے کہا :

"لنکن کی موت دنیائے عیسائیت کی تباہی تھی۔ امریکہ میں اتنا عظیم اور کوئی شخص نہ تھا جو اس کی جگہ لے سکتا"۔

۷۰ سال بعد یہ ظاہر ہوا کہ لنکن کو قتل کرانے والے بینکرز تھے۔

(جاری ہے)

تنظیم اسلامی گوجر خان کا دینی اجتماع

تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام جامع مسجد غوثیہ میں ۲۷ رمضان بعد از نماز عشاء درس قرآن کا پروگرام ہوا۔ یہ مسجد خالصتاً بریلوی مکتبہ فکر کی ہے۔ الحمد للہ راقم اور مندرہ میں رفیق تنظیم اسلامی عمران یوسف کی ان تھک کاوشوں سے اس درس کا بطور خاص اہتمام کیا گیا تھا۔

شام تقریباً ساڑھے چار بجے تنظیم اسلامی گوجر خان کے تمام رفقاء امیر تنظیم گوجر خان کی گاڑی میں مندرہ پہنچ گئے۔ گاڑی تھانہ مندرہ کے احاطہ میں کھڑی کی گئی۔ اس کے بعد تمام احباب ایک مہربان شخصیت اور راقم کے بہترین دوست محمد اعجاز کے گھر افطار پارٹی کے پروگرام کے لئے پہنچ گئے۔ روزہ افطار کرنے کے بعد موصوف کے گھر میں ہی نماز مغرب پڑھی گئی۔ جس کی امامت جناب فاروق صاحب نقیب اسرہ گوجر خان نے کرائی جو کہ اس قافلہ میں امیر قافلہ کی حیثیت سے آئے تھے۔ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد کچھ آرام کیا گیا۔ اس کے بعد تمام احباب نماز تراویح عشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد پہنچ گئے۔

نماز عشاء اور تراویح کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد نعت رسولؐ مقبول پڑھی گئی جس میں کچھ جوشیلوں نے نعرہ بازی بھی کی۔ آخر میں امیر تنظیم اسلامی گوجر خان جناب مشتاق حسین صاحب نے تقویٰ، عظمت قرآن اور لیلۃ القدر کے موضوع پر فکری اور جامع درس قرآن دینا شروع کیا تو محفل پر جیسے سکوت سا چھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آج نعرے تو بڑے جوشیلے لگائے جا رہے ہیں، مگر یہ نعرے صرف مسجد کے اندر تک ہیں۔ ہم باہر جا کر عملی اقدام نہیں کر سکتے۔ آج یہ فکری سوچ ہمارا محور ہے۔ الغرض ایک انقلابی اور فکری درس تقریباً ڈیڑھ گھنٹے میں اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں دعائے خیر کی گئی۔ اس طرح یہ پروگرام رات تقریباً دس بجے اختتام پذیر ہوا اور یہ قافلہ تمام احباب کو لے کر مندرہ سے گوجر خان روانہ ہوا۔ دعا ہے کہ یہ فکری نشست کا سلسلہ جاری رہے۔

(رپورٹ : فرخ مبین)

تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ میں خواتین کا دورۂ ترجمۂ قرآن

اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسانی کے ساتھ ہی ہدایت انسانی کی ابتداء کی۔ جوں جوں انسانی ذہن ارتقاء کی منازل طے کرتا گیا ہدایت ربانی کا بھی ارتقاء ہوتا گیا۔ امام الانبیاء رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ ہدایت اپنے عروج (Climax) کو پہنچ گئی اور قرآن حکیم "الھدیٰ" کی صورت میں نسخہ کیمیا "شفاء لما فی الصدور" بن کر آیا۔ جس سے مرد و زن دنیا میں مستفید ہی نہیں ہوتے بلکہ فوز و فلاح آخرت کا توشہ بھی جمع کرتے ہیں۔

نزولِ قرآن کا مہینہ رمضان المبارک ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ ﴾ جس کی ایک رات "لیلۃ القدر" ہزار مہینوں سے بہتر ہے رحمتوں اور مغفرتوں کی بہار بن کر آیا۔ اس ماہ مبارک میں بندگانِ خدا دن کو روزہ اور تلاوت قرآن اور رات قیام اللیل میں گزارتے ہیں۔ جہاں مرد حضرات ان برکات کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں عورتیں بھی سبقت لے جانے میں مصروف ہیں۔

تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے ضلع سیالکوٹ میں بیگم عبدالقدیر بٹ صاحبہ نے دورہ ترجمہ قرآن بذریعہ ویڈیو کیسٹ کروایا۔ حاضری ۲۵ سے ۳۵ تک رہی جس میں رفیقات تنظیم کی تعداد ۱۸ ہوتی تھی۔ یہ پروگرام دوپہر گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک قائد پبلک سکول اسلام آباد نئی آبادی میں ہوتا تھا۔

بیگم عبدالقدیر بٹ صاحبہ ماشاء اللہ خود بھی درس دیتی ہیں اور انتہائی محنت اور لگن سے تنظیم کی فکر کو عورتوں میں منکشف کر رہی ہیں۔ (رپورٹ : خادم حسین)

مرکز الھدیٰ سوھدرہ میں تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ کے ماہانہ تربیتی پروگرام منعقدہ نومبر ۱۹۹۹ء کے اختتام پر مشورہ سے طے پایا کہ آئندہ تربیتی پروگرام جو ماہِ صیام میں آ رہا ہے، ضرور ہونا چاہئے تاکہ رفقاء کو ماہ رمضان کی بابرکت راتوں میں اللہ کے حضور اقامت دین کے لئے خصوصی اجتماعی دعا کا موقع فراہم ہو۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے یہ پروگرام منعقد ہوا۔ گیارہ دسمبر کو بعد نماز عصر رفقاء آنے شروع ہو گئے۔ بعد نماز مغرب درس قرآن ہوا جس کا موضوع سورۃ البقرۃ کی آیات ۱۸۳ تا ۱۸۸ تھا۔ راقم نے رمضان اور قرآن کی اہمیت اور فضیلت پر تفصیلی گفتگو کی۔ درس قرآن کے بعد شرکاء نے کھانا کھایا اور نماز عشاء ادا کی۔ نماز تراویح میں آٹھ رفقاء کو نماز پڑھانے کا موقع فراہم کیا گیا۔

بعد نماز عشاء امیر تنظیم اسلامی ضلع گجرات کے احمد علی بٹ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں "نبی اکرم ﷺ بحیثیت داعی انقلاب" پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں پروگرام سیرت صحابہؓ میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سوانح حیات تھا۔ راقم نے نصف گھنٹے پر محیط اس بلند پایہ شخصیت کے چند پہلوؤں کا تذکرہ کیا۔ جن کے بارے میں امت مسلمہ کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ بعد الانبیاء افضل البشر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ صدیق اکبر وہ ہستی ہیں جن کی صداقت کی گواہی پر مستشرق بھی مجبور نظر آتے ہیں۔ تہجد کی اہمیت و فضیلت بیان کرنے کے بعد رفقاء سو گئے۔ رات کے تیسرے پہر تعلق مع اللہ قائم کرنے کی غرض سے بیدار ہو گئے۔

بعد نماز فجر سورۃ الحدید کی ۲۰ تا ۲۴ پر مشتمل آیات کا درس ہوا۔ محمد حسین صاحب آف منڈی بہاؤالدین نے مندرجہ بالا آیات کے حوالے سے انسانی زندگی کے مختلف مراحل کا تفصیلاً ذکر کیا۔ بعد ازاں "روزہ اور اس کی قسمیں" کے موضوع پر مذاکرہ راقم کے ذمہ تھا۔ فرض روزے تو ماہ رمضان کے معروف ہیں۔ لہٰذا واجب، سنت مؤکدہ، غیر مؤکدہ اور نفل روزوں پر مذاکرہ ہوا۔ اس کے

گورنمنٹ کالج برائے ایلمنٹری ٹیچرز لاہور میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا خطاب

گورنمنٹ کالج برائے ایلیمنٹری ٹیچرز کے زیر اہتمام کوٹ لکھپت لاہور میں قرآن کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کالج کے طالب علم محمد رضا نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اس موقع پر اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ قرآن کے انقلابی پیغام کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو عقیدہ توحید ہی کی فرع ہیں۔ سیاسی سطح پر قرآن کا پیغام یہ ہے کہ حاکمیت صرف اللہ کی ہے۔ انسان کے لئے خلافت ہے۔ سماجی سطح پر قرآن کا پیغام یہ ہے کہ آدم و حوا کی اولاد ہونے کے ناطے پیدائشی اعتبار سے تمام انسان، مرد و عورت برابر ہیں۔ البتہ اونچ نیچ انتظامی، علمی یا تقویٰ کے اعتبار سے ہو سکتی ہے۔ معاشی سطح پر قرآن کا انقلابی پیغام یہ ہے کہ ہر شے کا مالک حقیقی اللہ ہے۔ انسان کے پاس جو کچھ ہے وہ امانت ہے۔ قرآن ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ان تینوں سطحوں پر قرآن کے نظام کو قائم کیا جائے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا آج کا سب سے بڑا شرک حاکمیت عوام کا نعرہ ہے اور حاکمیت کا دعویٰ خدائی کا دعویٰ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج امت مسلمہ کے ذلیل و خوار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ قرآن سے دوری ہی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم دنیا سے ڈر رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پاس عصائے موسیٰ کی مانند وہ زندہ کتاب موجود ہے جو پوری دنیا کو فتح کر سکتی ہے۔ البتہ اس کے لئے پہلے ہمیں خود قرآن کے پیغام پر عمل کرنا ہو گا کیونکہ قرآن جب کسی شخصیت میں اتر جاتا ہے تو وہ بالکل بدل جاتی ہے۔ حضورؐ نے اسی نسخہ کیمیا سے صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا تھا اور بالآخر انہی پاک نفوس نے ایسا انقلاب برپا کر کے دکھایا جسے پوری دنیا نے تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب تسلیم کیا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ ہم آج بھی اس کتاب کی مدد سے دنیا میں دوبارہ وہی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ (رپورٹ : ذیشان دانش خان)

علاوہ کفارہ اور قضا روزوں پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اکثر رفقاء نے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس پروگرام کو بہت سراہا۔

تحصیل ڈسکہ سے رفیق تنظیم اسلامی محمد اقبال صاحب نے "دعوت برائے اقامت دین" کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ دعوت کا کام تو پوری دنیا میں ہو رہا ہے۔ خواہ وہ منہج نبوی ﷺ پر ہے یا نہیں۔ لیکن اقامت دین کے لئے دعوت "آٹے میں نمک" کے برابر ہے۔ اور جب تک ہم قرآن کو امام نہیں بنائیں گے اقامت دین کا خواب پورا نہیں ہو گا۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ دعوت رجوع الی القرآن کو عام کیا جائے۔ اس کے لئے جو بھی وسائل اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں ان کا بھرپور استعمال کیا جائے۔ (رپورٹ : خادم حسین)

فیصل آباد میں سودی نظام اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے خلاف احتجاجی ریلی

۱۵ جنوری کو بعد نماز ظہر تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب غربی نجمن خدام القرآن فیصل آباد کے زیر اہتمام ایک ریلی کا ا ہوا۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سود کے کمہ التی فیصلے کے نفاذ میں حائل رکاوٹوں کو دور ت کرے تا کہ ملک و قوم جلد سے جلد ☆ ں طرف مائل ہو سکے۔ حکومت کو چاہئے کہ یت کا ثبوت فراہم کرنے کے لئے حکومتی سرپرستی لنے والی کسی بھی معاشی سکیم کو اسلامی نظام معیشت کے ست لانے کا اعلان کرے۔ اسی طرح سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے لئے یہود و نصاریٰ کے نمائندوں کی آمد و رفت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فوجی حکومت کے گھیراؤ کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ ممکن ہے وہ اس صلاحیت سے دستبرداری کے لئے کسی بڑے مالی پیکج کی پیشکش بھی کریں' لیکن حکومت کو جان لینا چاہئے کہ ہمیں سودی معیشت کی دجالی جنت نہیں چاہئے۔ ہمیں رحمٰن کی جنت چاہئے۔ اس کے لئے خداداد ایٹمی صلاحیت سے دست برداری کی بجائے اس کو بھرپور طریقہ پر بروئے کار لا کر زیادہ سے زیادہ اسلحہ تیار کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ فرمان رسولؐ ہے کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ چنانچہ فرمان رسولؐ اور احکام خداوندی کے تحت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے لئے ہر قسم کی دباؤ کو مسترد کر دیا جائے۔ ریلی کی قیادت امیر حلقہ محمد رشید عمر اور صدر انجمن خدام القرآن ڈاکٹر عبدالسمیع نے کی۔ (رپورٹ : محمد رشید عمر)

روٹری کلب فیصل آباد میں افطاری پروگرام

تنظیم اسلامی فیصل آباد شرقی کے ملتزم رفیق کفیل احمد ہاشمی صاحب جو انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے رکن بھی ہیں' نے ۲۹ دسمبر بروز جمعۃ المبارک اراکین روٹری کلب فیصل آباد اور رفقائے تنظیم کے لئے افطاری کا اہتمام فرمایا۔ اس موقع پر جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے درج ذیل خطاب کیا۔

ڈاکٹر عبدالسمیع نے اپنی مختصر گفتگو میں زندگی کی بے ثباتی کا احساس دلایا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اس دنیا میں آنے کا مقصد کوئی بے ہنگم اور من مرضی کی زندگی گزارنا نہیں۔ ہمارے سامنے کل کی شکل میں ایک ہمیشہ ہمیشہ کی نا ختم ہونے والی زندگی کھڑی ہے۔ اس زندگی کو ایک ترتیب سے گزارنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید کی شکل میں ہدایات کا مکمل ضابطۂ حیات دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات پر چلنے کا پابند کر لیں' نیک اعمال کریں تو اس کا بدلہ اس باری تعالیٰ کے نزدیک جنت ہے جس کی نعمتیں ہمیشہ کے لئے رہنے والی ہیں اور وہ لوگ اعمال کے لحاظ سے گھاٹے میں ہیں جو دنیاوی زندگی کو ہی اپنا مطمع نظر بنائے ہوئے ہیں ؎

کافر کی پہچان ہے کہ آفاق میں ہے گم
مؤمن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہے آفاق

انہوں نے اس موقع پر اپنی جماعت کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد کی شخصیت اور محاسن کے بارے میں بتایا کہ وہ سب کیوں ان سے متاثر ہیں اور انہوں نے ان کو کس لحاظ سے جماعت کی امارت کے قابل پایا ہے۔

محترم ڈاکٹر موصوف کی اس پر تاثیر گفتگو کے بعد دعا کی گئی کہ اس بابرکت مہینے کے صدقے ہماری زندگیوں میں بھی انقلاب آ جائے اور ہم بھی ایک جماعت' ایک امیر کے جھنڈے تلے برائی اور شر کی قوتوں کو پامال کرتے ہوئے نیکی اور امر بالمعروف کے پھریرے لہرائیں۔ حکیم داؤدی صاحب نے صدر منظور احمد کے کہنے پر ڈاکٹر موصوف کو کلب کی طرف سے کتاب کا تحفہ پیش کیا اور پھر ایک ڈش پر مشتمل مزیدار کھانے سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ (رپورٹ : محمد رشید عمر)

حلقہ شاہدرہ میں دورۂ ترجمہ قرآن

تنظیم اسلامی فیروز والہ کے تحت ۱۹۸۷ء سے باقاعدگی کے ساتھ ہر سال رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن فیروز والا میں منعقد ہوتا رہا ہے۔ اس سال رمضان المبارک کی آمد سے قبل تنظیمی اجتماع میں باہمی مشورے سے طے پایا کہ حافظ علاؤالدین صاحب فیروزوالہ میں دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری ادا کریں گے۔ ذیلی حلقہ شاہدرہ کی سطح پر نائب ناظم ذیلی حلقہ شاہدرہ نعیم اختر عدنان نے دورۂ ترجمہ قرآن کرایا۔ اس پروگرام کی پبلسٹی کے لئے چار ہزار ہینڈ بل اور تین بڑے سائز کے بینر تیار کروائے گئے۔ آمنہ ہال میں نماز تراویح پڑھانے کے لئے حافظ عطاء اللہ صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں۔ نماز باجماعت کا آغاز سات بجے ہوتا اور ۱۰:۴۵ پر یہ پروگرام ختم ہو جاتا۔ تیس سے چالیس احباب شرکت کرتے رہے۔ شاہدرہ کے دینی حلقوں میں اس پروگرام کو بہت سراہا گیا۔

نماز تراویح اور دورۂ ترجمہ قرآن کے اس پروگرام کی تکمیل و اختتام پر امیر محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے "قرآن کی پکار" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

انہوں نے کہا کہ قرآن ہم سے چار مطالبے کرتا ہے :

① یہ کہ اللہ کو مانو جیسے کہ اس کو ماننے کا حق ہے۔
② اللہ کی بندگی کرو' اس میں کسی کو شریک نہ کرو۔
③ اللہ کی بندگی کی طرف دوسروں کو بلاؤ۔
④ اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے تن من دھن لگا دو۔

انہوں نے کہا کہ جو اللہ کو مانتا ہے' اس کی بندگی کا دعویٰ کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ کے دین کے قیام کے لئے جدوجہد کرے۔ اللہ نے جو نظام دیا ہے وہ قائم نہیں ہو گا تو اللہ کی بندگی کا حق ادا نہیں ہو گا۔ اس پروگرام کے لئے ناظم حلقہ جناب مرزا ایوب بیگ صاحب' صوفی سوپ (پرائیویٹ) لمیٹڈ اور آمنہ شادی ہال کے مالک جناب سعد اللہ صاحب نے بھرپور تعاون کیا۔

آخر میں دورۂ ترجمہ قرآن میں شرکت کرنے والوں میں تفسیر عثمانی اور معارف الحدیث کا سیٹ تقسیم کیا گیا۔

دورۂ ترجمہ قرآن کا دوسرا پروگرام حافظ علاؤالدین نے سرانجام دیا۔ یہ پروگرام مسجد العزیز میں طے پایا تھا۔ لیکن بعد میں یہ پروگرام قریب ہی الشیخ ویلفیئر ہسپتال کی مسجد میں منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام بھی نہایت کامیاب رہا۔
(رپورٹ : اقبال حسین)

تنظیمی اطلاعات

امیر حلقہ پنجاب جنوبی ملتان چھاؤنی نے رفقاء سے مشورہ کے بعد یہ سفارش کی ہے کہ تنظیم اسلامی ملتان کینٹ کو دوبارہ بحال کیا جائے چنانچہ امیر تنظیم ڈاکٹر اسرار احمد نے تنظیم اسلامی ملتان کینٹ کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور جناب کامران طفیل صاحب کو امیر تنظیم اسلامی ملتان کینٹ مقرر کر دیا ہے۔

تنظیم اسلامی شاہدرہ کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے اختتامی پروگرام میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد خطاب فرما رہے ہیں' سٹیج پر نعیم اختر عدنان اور مرزا ایوب بیگ تشریف فرما ہیں

Vol:9 Regd. CPL No . 127 No.4

WEEKLY NIDA-I-KHILAFAT LAHORE

افکار و آراء

فوجی حکومت کا جائزہ

رؤف اکبر

فوج نے جب فوجی قوت کے بل بوتے پر عنان اقتدار سنبھالا تو اس وقت حالات و واقعات کی روشنی میں فوج کی اس کارروائی کو مجبوری یا فوج کے ادارے کی بقا کے تحت جائز قرار دیا گیا۔ اور یہ کارروائی اس لئے بھی درست قرار پائی کہ امریکہ نے نواز شریف حکومت کے خلاف کسی قسم کے اقدام کو سختی سے منع کیا تھا۔ لہٰذا اس دھمکی کے باوجود جب فوج نے اقتدار پر قبضہ کر لیا تو عوام نے یہ سمجھا کہ فوج کا اقتدار سنبھالنا امریکی اشارے کے تحت نہیں ہے۔ عوام کا خیال تھا کہ اس اقدام کے نتیجے میں اب قومی معاملات قومی غیرت و وقار کے تحت طے کئے جائیں گے۔ اور اب پاکستان اصل پاکستان کے روپ میں نمایاں ہو گا اور وقت کے طاغوت یعنی یہودی نیو ورلڈ آرڈر اور اس کے آلۂ کار مالیاتی اداروں کی خدائی کا انکار کیا جائے گا' لیکن اب تک کی فوجی حکومت کی کارگزاری اس کے برعکس رہی ہے اور تمام امیدیں رفتہ رفتہ دم توڑنے لگی ہیں۔ اس مایوسی کے پیدا ہونے کی چند وجوہات ہیں :

1) جنرل صاحب نے نظریۂ پاکستان کی بجائے اتاترک کے نظریات کو اپنا آئیڈیل قرار دیا ہے۔

2) آئی ایم ایف' ورلڈ بینک' این جی اوز اور قادیانیوں کے نمائندوں کو وزیر بنا دیا ہے۔

3) آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے مطالبات کے آگے سرِتسلیم خم کرتے ہوئے پٹرول' گیس اور بجلی کے نرخ بڑھا دیئے گئے ہیں۔ نہ صرف نرخ بڑھا دیئے گئے ہیں بلکہ جنرل سیلز ٹیکس بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔

4) اسامہ کی گرفتاری کے لئے امریکہ کی امداد کی خبریں اور طالبان حکومت کو وسیع البنیاد حکومت بنانے کا مشورہ دینا عین امریکہ کی مرضی کے مطابق ہے۔

5) سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے لئے بے چین ہونا یہود اور نصاریٰ کی ہی خواہش پورا کرنے کے مترادف ہے۔ دستخط میں پہل کرنے کا مشورہ وزیر خارجہ برملا دے رہے ہیں۔

6) سود کے خلاف عدالتی فیصلے پر من و عن عمل کرنے کی بجائے اندرونی اور بیرونی دنیا کو کچھ فرق نہ پڑنے کی تسلی دینا اسلام دشمنی کا مظہر ہے۔ یہ بات اس نقطہ نظر کو تقویت دے رہی ہے کہ یہ فیصلہ بھی دینی طبقے کو خوش فہمی میں مبتلا رکھنے کے لئے کروایا گیا ہے تاکہ دیگر مقاصد کو پورا کیا جا سکے۔

ان گزارشات کی روشنی میں فوجی حکمرانوں کی سوچ اور ارادوں کا کسی حد تک تعین کیا جا سکتا ہے لہٰذا اب جبکہ حکومت سے اس ملک میں نفاذ دین کی کوئی توقع نہیں پاکستان کے عوام کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ طاغوت کی خدائی کے مقابلہ میں اللہ کی حاکمیت کے تحت زندگی بسر کرنے کے لئے کمر کس لیں اور اس ملک میں اللہ کا دین قائم کرنے کی جدوجہد میں تن من دھن لگا دیں ورنہ قدرت ہمیں اس کام کے لئے آئندہ کوئی موقع دے گی یا نہیں' کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

ضرورت رشتہ

رفیقہ تنظیم کی بیٹی' ذات ارائیں' عمر ۲۳ سال' تعلیم بی اے' صوم و صلوٰۃ کی پابند' ماہر امور خانہ داری وسلائی کڑھائی کیلئے ڈاکٹر' انجینئر' ایم اے یا پی ایچ ڈی پاکستان یا بیرون پاکستان سے رشتہ درکار ہے۔ رابطہ : 526215 (0462)

ضروری اطلاع بابت سالانہ اجتماع

☆ تنظیم اسلامی پاکستان کا سالانہ اجتماع ان شاء اللہ 2 تا 5/اپریل 2000ء (اتوار نماز عصر تا بدھ نماز ظہر تک) لاہور میں منعقد ہو گا

☆ تمام رفقاءِ تنظیم اس میں شریک ہوں گے۔

المعلن : ڈاکٹر عبدالخالق' ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان

گوشہ خواتین

اسلام میں چار شادیوں کی اجازت ہے' نکاح کے وقت گواہوں کی موجودگی ضروری ہے

خفیہ نکاح کے موضوع پر محترمہ بیگم ڈاکٹر اسرار احمد کی روزنامہ خبریں سے بات چیت

تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد کی اہلیہ محترمہ طاہرہ خاتون نے "خبریں" سے خفیہ نکاح کے موضوع پر باتیں کرتے ہوئے کہا کہ نکاح کے وقت گواہوں کی موجودگی ضروری ہے۔ اس کے بعد اعلان نکاح بھی شریعت کا حصہ ہے۔ طاہرہ خاتون نے کہا کہ نکاح کے لئے ویسے تو ولی کا ہونا بھی ضروری ہے مگر مجبوری کے تحت اگر ولی یا سرپرست نہ ہو تو نکاح حرام نہیں ہوتا البتہ دونوں طرف سے گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کل گھروں میں نکاح کا رواج ہے جبکہ قرآن حکیم کا حکم ہے کہ نکاح مسجد میں کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مغرب میں بڑی برائیاں ہیں مگر گرجا کا احترام برقرار ہے' وہ لوگ اپنا نکاح آج بھی گرجا گھر میں کرتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ شہباز شریف اور شیخ رشید دونوں کے خفیہ نکاح جائز ہیں کیونکہ اس میں گواہ موجود تھے صرف اعلان نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شریعت چار نکاح کی اجازت دیتی ہے۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر اسرار نکاح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں کیونکہ یہ مرد کا شرعی حق ہے اور مجھے اس پر ہرگز اعتراض نہ ہو گا مگر عورت ہونے کے ناطے نفسیاتی طور پر مجھے تکلیف ضرور محسوس ہو گی۔ طاہرہ خاتون نے کہا کہ میرے شوہر ڈاکٹر اسرار احمد پہلے بیماریوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹر تھے' اب وہ روحانی معالج ہیں اور اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے خواتین کو پیغام دیا کہ وہ اسلام کا دامن تھام لیں' شرم و حیا کو قائم رکھیں۔ اللہ بھی اس میں راضی ہوتا ہے۔

(شائع شدہ روزنامہ "خبریں" ۲۵ جنوری ۲۰۰۰ء)